## سوال

ایک عورت کا آپریشن کر کے اس کا رحم بالکل ختم کر دیا گیا، تو کیا اگر خاوند اسے طلاق دے دے یا پھر فوت ہو جائے تو کیا اس پر عدت گزارنا واجب ہو گی؟ اگر واجب ہے تو کس لیے؟

## جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اگر اس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر چار ماہ دس دن عدت گزارنا واجب ہے؛ کیونکہ یہ بھی اللہ سبحانہ و تعالی کے درج ذیل فرمان میں داخل ہے:

اور تم میں سے جو لوگ فوت کیے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ بیویاں اپنے آپ کو چار مہینے دس دن روکے رکھیں البقرۃ (234).

اور طلاق ہونے کی صورت میں اسے تین ماہ عدت گزارنا ہو گی؛ کیونکہ وہ حیض والی عورتوں میں شامل نہیں ہوتی اس لیے کہ وہ اللہ تعالی کے درج ذیل عمومی فرمان میں داخل ہوتی ہے:

اور وہ عورتیں جو تمہاری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہو چکی ہیں، اگر تم شک کرو تو ان کی عدت تین ماہ اور ان کی بھی جنہیں حیض نہیں آیا الطلاق (4).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر عورت کا کسی سبب کے باعث حیض ختم ہو جائے اور علم ہو کہ حیض نہیں آ ئیگا مثلا عورت کا رحم ختم کر دیا گیا ہو تو یہ حیض سے ناامید عورت کی طرح ہی ہو گی اور تین ماہ عدت گزارے گی" انتہی

دیکھیں: فتاوی اسلامیہ (311/3).

رحم نکال دیے جانے کی بنا پر ہم براءت رحم کو تو ختم کر سکتے ہیں؛ لیکن اس پر عدت واجب ہونے میں تو مانع نہیں ہو سکتا؛ کیونکہ عدت کی حکمت صرف برات رحم معلوم کرنا ہی نہیں ہے

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"عدت سے صرف برات رحم ہی مقصود نہیں بلکہ یہ تو عدت کے بعض مقاصد اور حکمت میں سے ایک حکمت ہے" انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (51/2).

ابن قیم رحمہ اللہ اسی کتاب میں عدت کی کچھ حکمتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے:

"عدت مشروع کرنے میں کئی ایک حکمتیں پائی جاتی ہیں جن میں ایک حکمت تو برات رحم ہے کہ یہ علم ہو جائے کہ آیا کہیں حمل تو نہیں تا کہ دو شخص کی وطئ سے ایک ہی رحم میں دو آدمیوں کا نطفہ جمع نہ ہو اور نسب مختلط ہو کر نسب میں خرابی پیدا ہو جائے، اس میں ایسی خرابی ہے جسے شریعت اور حکمت دونوں ہی روکتی ہیں

اورایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس عقد نکاح کا مقام اور مرتبہ اورقدروشان کی عظمت بیان کرنا اوراس کے شرف کا اظہار کرنا

اورایک حکمت یہ بھی ہے کہ طلاق دینے والے شخص کےلیے رجوع کرنے کا وقت زیادہ وطویل کرناتاکہ وہ رجوع کرسکے؛ کیونکہ ہوسکتا ہے خاوند نادم ہواوراسے اتنا وقت وموقع مل جائے کہ وہ اس دوران بیوی سے رجوع کرسکے

اوراس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ خاوندکی موت کی حالت میں خاوند کا حق پورا کرنا، زیب وزینت ترک کرکےاپنے اوپر خاوندکی فوتگی کا اثر ظاہر کرنا، اسی لیے شریعت مطہرہ نے بیوی کےلیے اولاداورباپ سے زیادہ سوگ کی مدت رکھی ہے

اوراس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ خاوند کے حق کی احتیاط اور بیوی کی مصلحت پائی جاتی ہے، اوبچے کا حق پایا جاتا ہے، اوراللہ کے واجب کردہ حق کی ادائیگی ہے، اس لیے عدت میں چارحق پائے جاتے ہیں" انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (2/50-51).

والله اعلم.

الاسلام سوال وجواب

**164587**